10326 ـ ٹیلی ویژن اور سینما اور ویڈیو والی تصاویر

سوال

تصاویر کے متعلق میرا ایک سوال ہے کہ: آیا ویڈیو اور کمپیوٹر کی سکرین پر آنے والی تصویر مباح ہے، کیا آپ ہمارے لیے دلائل کے ساتھ اس کی وضاحت کر سکتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

کسی چیز پر حکم اس کے تصور سے فرع ہے، اور مذکورہ تصویر کی کیفیت اور طریقہ معلوم کرنا ضروری ہے.

" احکام التصویر " کے مؤلف لکھتے ہیں:

1 ـ سینمائی تصویر یا سینمائی فلم کی تصویر:

یہ وہ متحرک تصویر ہے جو آواز کے ساتھ ایک محدود وقت منتقل کرتی ہے، اور جو بھی اس فترہ اور وقت میں حادثات واقعات ہوتے ہیں انہیں منتقل کرتی ہے، اور یہ تصویر جو سکرین پر ظاہر ہوتی ہے یہ اس چیز کا خیال ہے، اسے مذکورہ ریل یعنی فلم کے پٹے پر ثابت کرنے کے بعد اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی.

کتاب: " الشریعۃ الاسلامیۃ و الفنون " میں لکھا ہے: سینما کو خیالیہ کا نام دیا گیا ہے، کیونکہ یہ اشیاء کے خیالات پیش کرتا ہے، حقیقت نہیں.

2 ـ ٹیلی ویژن والی تصویر:

یہ وہ تصویر ہے جو تصویر اور آواز ایک ہی وقت میں الیکٹرانک طریقہ سے نقل کی جاتی ہے، اور جس چیز کی تصویر مراد ہے یہ طریقہ اس کے جسم سے روشنی منعکس کر کے میگا کی تختی پر منتقل کرتی ہے، اور یہ روشنی کے حساس مادہ سے بنے ہوئےکئی ایک بہت دقیق ذرات سے ڈھکی ہوتی ہے، جو چاندی اور سیزیم کے تیزاب سے بنتے ہیں اور ایک دوسرے سے علیحدہ اور الیکٹرک معزول ہوتے ہیں.

آلات کے ذریعہ اس قسم کی تصویر اگرچہ یہ بالکل سینمائی فلم اور پٹے کے مشابہ ہوتی ہے، لیکن ٹیلی ویژن کی تصویر الیکٹرک اشارات میں تحویل ہو کر پھر مقناطیسی شعاعوں میں تبدیل ہو جاتی ہے، جو آلات کے ذریعہ یا تو ایک

مقررہ مسافت تك ڈائریکٹ فضا میں بھیجی جاتی ہے اور ٹی وی میں موجود آلات اسے کیچ کرتے ہیں.

اور یا پھر اسے ایك مشین اور آلہ میں بھیجا جاتا ہے جو ان شعاعوں کو مقناطیسی تغیرات کی شکل میں ایك پلاسٹك کی ریل جس پر مقناطیسی مادہ لگا ہوتا ہے میں جمع ہو جاتی ہیں، اور اس پلاسٹك کی مذکورہ ریل میں جو کچھ ریکارڈ کیا گیا ہے اسے سکرین پر پیش کرنے کے لیے اس پر ایك حساس سا ہیڈ پھیرا جاتا ہے جس سے یہ شعاعیں دوبارہ الیکٹرونك بن جاتی ہیں اور پھر انہیں الیکٹرك اشاروں کے ذریعہ تصویر کی شکل میں ظاہر ہونے کے لیے سکرین پر بھیج دیا جاتا ہے، لیکن معقدہ عمل کے بعد.

تو ٹی وی وہ آلہ ہے جو ان الیکٹرك شعاعوں کو قبول کر کے جمع کرتا اور پھر اس پوری اور کامل شکل کی صورت میں سکرین پر پیش کرتا ہے.

اور اس کی ایك اور قسم بھی پائی جاتی ہے جو اس تصویر کا جزء اور حصہ شمار کیا جا سکتا ہے، وہ یہ کہ بعض ترقی یافتہ ملکوں میں ایسے ٹیلی فون پائے جاتے ہیں جو بات کرنے والے کی آواز اور تصویر دونوں نقل کرتے ہیں، اور بات چیت کرنے والے دونوں ایك دوسرے کی آواز بھی سنتے ہیں اور تصویر بھی دیکھتے ہیں.

اس آلے کی طرح جو دروازے پر لگایا جاتا ہے جو آنے والے کی آواز اور تصویر دونوں گھر کے اندر لگی سکرین پر پیش کرتا ہے، اور گھر والا اسے پوری طرح سن لیتا ہے، اور اسی طرح بنکوں اور تجارتی مارکیٹوں میں بھی چورو اور مجرموں کی نگرانی کے لیے اسی طرح کے آلات استعمال کیے جاتے ہیں.

تو یہ ایك ہی طرح کے آلات کئی قسم کی مختلف اغراض کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، کہ کیمرہ اس جگہ پر تسلط قائم کر کے اس کی تصویر ٹی جیسی سکرین پر پیش کرتا ہے، تو پوری وضاحت کے ساتھ اس کی تصویر وہاں آ جاتی ہے، اور ہر دن ایك نئی چیز سامنے آ رہی ہے، ہم نہیں جانتے کہ مستقبل میں کیا نئی چیز ظاہر ہو، اور یہ اگر ایك چیز پر دلالت کرتا ہے تو متحرك اور ساکن تصویر کے کئی ایك طریقوں اور اغراض میں استخدام پر یہ ایك بہت حیران اور پریشان کن وسعت ہے، مثال کے طور پر صنعتی اور حربی اور امن و عامہ اور تعلیمی اور میڈیکل اور معاشرتی وغیرہ کے لیے.

دیکھیں: احکام التصویر تالیف علی واصل (65 ـ 67).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

جدید قسم کے طریقوں پر تصویر کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

نہ تو اس کا منظر اور نہ ہی مشہد اور نہ ہی مظہر ہو، جیسا کہ مجھے ویڈیو کیسٹ کی تصویر کے متعلق بتایا گیا ہے، تو مطلقا اس کا کوئی حکم نہیں، اور نہ ہی مطلقا یہ حرمت میں شامل ہوتی ہے، اسی لیے علماء کرام جو کاغذ پر کیمرہ کی تصویر ممنوع قرار دیتے ہیں انہوں نے کہا ہے:

یقینا اس میں کوئی حرج نہیں، حتی کہ یہ کہا گیا ہے: کیا مسجد میں دیے جانے والے درس اور لیکچر کی تصویر بنانی جائز ہے ؟

تو اسے ترک کرنے کی ہی رائے تھی، کیونکہ ہو سکتا ہے نمازیوں پر یہ تشویش کا باعث ہو، اور ہو سکتا ہے منظر لائق نہ ہو.

دوسری قسم:

کاغذ پر چھاپی جانے والی ثابت تصویر:

لیکن یہ دیکھنا باقی ہے کہ جب انسان یہ مباح تصویر بنانا چاہے تو اس میں مقصد کے اعتبار سے پانچ احکام جاری ہونگے:

اس لیے جب اس کا مقصد حرام چیز ہو تو یہ حرام ہے.

اور اگر اس سے واجب مقصد لیا گیا ہو تو یہ واجب ہے.

تو بعض اوقات تصویر واجب ہوتی ہے اور خاص کر متحرك تصویر، مثلا جب ہم دیکھیں کہ کوئی انسان جرائم میں سے کسی ایسے جرم کا ارتکاب کر رہا ہے جو کہ حقوق العباد سے تعلق رکھتا ہو مثلا وہ قتل کر دے، یا اس طرح کا کوئی اور جرم، اور ہم تصویر کے بغیر اس جرم کوثابت نہیں کر سکتے، تو پھر اس وقت تصویر واجب ہو گی.

خاص کر ان مسائل میں جو اس قضیہ اور معاملہ کو مکمل طور پر مضبوط کرے، کیونکہ وسائل کو احکام مقاصد حاصل ہیں، جب ہم کسی انسان کی شخصیت کے ثبوت کے لیے اس خوف سے تصویر بنائینگے کہ کہیں اس جرم میں کوئی اور نہ پھنس جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ چیز مطلوب ہے، اور جب ہم صرف کھیل اور تمتع کے لیے تصویر بنائینگے تو یہ بلاشك و شبہ حرام ہے.

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 197 ـ 199).

والله اعلم .